REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

- بسم اللہ الرحمن الرحیم -

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۹ امان ۱۳۳۵ھ ش - ۲۹ مارچ ۱۹۵۶ء | نمبر ۷۴

حکومت ملک سے غربت کا خاتمہ کرنے کا تہیہ کر چکی ہے

اگر حکومت کو عوام کا تعاون حاصل رہا تو یہ مسئلہ بہت تھوڑے عرصہ میں حل ہو جائیگا (حمید الحق چودھری)

ڈھاکہ ۲۸ مارچ - وزیر خارجہ جناب حمید الحق چوہدری نے کہا ہے کہ حکومت اپنی پوری قوت سے غربت کا قلع قمع کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ یہ بات انھوں نے "یوم جمہوریہ" کے ایک پیغام میں کہی جس کا ریکارڈ ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے نشر کیا گیا۔ انھوں نے اپنے اس پیغام میں غربت دور کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ اس کام میں حکومت سے تعاون کریں۔ انہوں نے کہا اگر حکومت اور عوام مل کر کوشش کریں۔ تو بہت تھوڑے عرصہ میں یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس طرح پاکستان کا معاشی نظام مستحکم بنیادوں پر قائم ہو جائے گا

جناب حمید الحق چودھری نے مزید کہا کہ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ کسی ملک میں بھی کوئی مسئلہ ایک دن میں حل نہیں ہوا بلکہ مہینوں اور برسوں کی کوششوں کے بعد ہی مسائل حل ہوئے ہیں۔ اگر ہم نے استقلال کے ساتھ اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ تو بالآخر ہم ملک سے غربت کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب حمید الحق چودھری نے کہا بین الاقوامی میدان میں پاکستان نے خاصی ترقی کی ہے۔ پاکستان عالمی امن کے استحکام کے لئے خود کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ زندہ رہو اور زندہ رہنے دو کے اصول پر عمل پیرا ہے

انہوں نے کہا پاکستان اسلامی نظریات کی ترویج کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اور اسلام کا بنیادی نظریہ امن ہے۔ اقلیتوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئین میں اقلیتوں کو مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔ ان کی حیثیت اکثریت سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ اسی اعتبار سے ان پر اتنی ہی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جتنی کہ خود اکثریت والے فرقوں پر۔

شاہ حسین نے عرب لیجن سے ۱۳ برطانوی افسروں کو فارغ کر دیا

اردن میں ایک سو نظر بندوں کی رہائی کا حکم

عمان ۲۸ مارچ - اردن کے شاہ حسین نے عرب لیجن سے مزید ۱۳ برطانوی افسروں کو فارغ کر دیا ہے۔ عرب لیجن کے برطانوی کمانڈر گلب پاشا کی برطرفی کے بعد حکومت برطانیہ نے حکومت اردن سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ عرب لیجن کے باقی اعلیٰ برطانوی افسروں کو بھی فارغ کر دے۔ کیونکہ یہ افسر حقیقی اختیار کی عدم موجودگی میں ذمہ داری کا بار نہیں اٹھا سکتے۔ اس بارے میں حکومت اردن اور حکومت برطانیہ کے درمیان خط و کتابت ہو رہی تھی۔ چنانچہ اب شاہ حسین نے ۱۳ برطانوی افسروں کو فارغ کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ انہی دنوں شاہ حسین نے ایک سو نظر بندوں کی رہائی کے احکامات بھی جاری کئے ہیں۔ انہیں سابق وزیر اعظم جمالی کے دور حکومت میں گرفتار کیا گیا تھا۔

— طرابلس ۲۸ مارچ لیبیا کے شاہ ادریس نے مصطفےٰ بن حلیم کی نئی حکومت کی منظوری دے دی ہے۔ نئی حکومت میں مصطفےٰ بن حلیم وزیر اعظم ہونے کے علاوہ وزیر خارجہ بھی ہونگے

مجھے اکثریت کا اعتماد حاصل ہے

صوبائی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب کا بیان

کراچی ۲۸ مارچ - مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے کہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مغربی پاکستان کی نئی اسمبلی میں مجھے اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ وہ اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا "ایک یونٹ پارٹی" کے قیام کا مقصد اس پروپیگنڈے کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کرنا ہے۔ جو آج کل بعض عناصر کی طرف سے ایک یونٹ کے خلاف کیا جا رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ مارچ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۸ مارچ - صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج لاہور سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کی طبیعت کل پھر ناساز رہی۔ بخار ۱۰۱ تھا نیز جسم میں درد کی بھی شکایت تھی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۶ مارچ (بذریعہ ڈاک)

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو پچھلے دنوں ٹمپریچر ہونے لگا تھا۔ اب بفضلہ تعالےٰ طبیعت بہتر ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا کو جو دو مزید پھنسیاں نکل آئی تھیں آج ان کا اپریشن ہوا۔ اپریشن کی وجہ سے مکرم مولوی صاحب تکلیف محسوس کر رہے ہیں احباب دعا فرمائیں

حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ مارچ - محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کے متعلق آج کی اطلاع ہے کہ ان کی حالت بدستور ہے کل مورخہ ۲۶/۳/۵۶ مکرم نواب صاحب کو البرٹ وکٹر ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ اور ڈاکٹر پیرزادہ صاحب کے زیر علاج ہیں۔ آج صبح مکرم نواب صاحب کو ضعف کی شکایت ہوگئی تھی۔ شام کو بخار ۱۰۲ تھا۔ احباب جماعت و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب انڈونیشیا سے آج شام ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں

ربوہ ۲۸ مارچ - مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کئی سال تک انڈونیشیا میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج مورخہ ۲۸ مارچ بروز بدھ شام کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ مقامی احباب سٹیشن پر پہونچکر صاحبزادہ صاحب کے استقبال میں شریک ہوں۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۶ء

کیا ہم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے؟

پاکستان کے جمہوریہ اسلامیہ بننے اور دستور کی تکمیل اور اس کے نفاذ سے جو یہاں کے مختلف عناصر نے تاثر لیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ اس روز سے ہم بالکل آزاد ہو گئے ہیں۔ ہمارا اپنا ہماری مرضی کا دستور بن گیا ہے۔ جس کے مطابق ہم مکمل آزادی کے ساتھ اپنی زندگیوں کو بسر کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایک ایسا خطہ عطا کر دیا ہے۔ جس میں ہم کسی بیرونی روک ٹوک کے بغیر اپنے مقاصد حیات کو جامۂ عمل پہنانے میں بالکل آزاد ہو گئے ہیں۔

یہ تصور نہایت ہی خوشکن ہے۔ اور اب یہ فقط تصور ہی نہیں رہا۔ بلکہ ایک حقیقت بن چکا ہے۔ اس لئے یہ اور بھی باعث مسرت ہے۔ اب آزادی اور ہمارے درمیان وہ تمام فاصلے ختم ہو گئے ہیں۔ جو مثلاً آج سے نو سال پہلے ہی نہیں بلکہ وہ درمیانی فاصلے بھی طے ہو گئے ہیں۔ جو تقسیم سے بعد بھی کسی قدر باقی تھے آج ہمیں آزادی سے پورا پورا قرب حاصل ہو گیا ہے۔ آزادی اب ہمارے معاملات کی روح رواں بن گئی ہے۔ اس لئے ہم مسرور ہیں ہمارے دل خوشیوں سے بھرپور ہیں۔ جس قدر بھی ہم اس پر ناز کریں کم ہے۔

یہ سچ ہے ہمارا حق ہے کہ ہم خوشیاں منائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں۔ جس نے ہماری کوتاہیوں کے باوجود ہمیں یہ شادمانیوں کا دن دکھایا ہے۔ یہ سرزمین اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کر دی ہے۔ ہم جس طرح چاہیں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بھی سوچنا ہے۔ کہ ہمیں یہ خوشی کیوں ہونی چاہیئے۔ کیا اس لئے کہ ہم یہ زرخیز قطعہ حاصل کر کے اس میں اللے تللے منائیں گے۔ کیا اس لئے کہ اس کی بے انتہا دولت سے اب ہم خوب عیاشیاں کریں گے۔ آیئے دیکھیں کہ صانع کائنات۔ مالک کون و مکان۔ خالق ارض و سماء جس نے اپنے فضل سے ہمیں یہ خطہ عطا کیا ہے۔ اس کا کیا فرمان ہے۔ دیکھیں کہ اس نے کن شرائط پر ہمیں یہ سرزمین عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (انبیاء آیت ۱۰۶) یعنی نیک عمل بجا لانیوالے بندے زمین کے وارث بنتے ہیں۔ یہ خطۂ ارض ہمیں اسی لئے عطا کیا گیا ہے۔ کہ ہم یہاں نیک لوگوں کی طرح زندگیاں گذاریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر۔ وللہ عاقبۃ الامور

(سورہ حج آیت ۴۲) یعنی وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین پر تمکن عطا کریں۔ تو وہ نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تمام باتوں کا انجام ہے۔

پھر یہی نہیں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف جتلا دیا ہے۔ کہ الارض للہ اور پھر الملک للہ۔ زمین خدا تعالیٰ کی ہی ہے۔ اور حکومت بھی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ہمیں یہاں ان اصولوں کے مطابق رہنا سہنا ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ ہی نے ہمیں بتائے ہیں۔

اس لئے سب سے زیادہ قابل غور امر جو ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہمیں پوری پوری آزادی حاصل ہونے کی وجہ سے اس خطۂ ارضی کے متعلق ہماری ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں۔ جب ہم پوری طرح آزاد نہیں تھے۔ تو ہماری ذمہ داریاں بھی کم تھیں۔ اور صرف اس حد تک تھیں۔ جس حد تک ہمیں اپنے فعل و عمل میں آزادی تھی۔ جو بات ہمارے اختیار میں نہیں تھی۔ اس کے لئے ہم معذور تھے۔ لیکن اب جبکہ ہمیں ہر بات کا پورا پورا اختیار حاصل ہو گیا ہے۔ اب جبکہ ہم بیرونی روک ٹوک کے بغیر اپنی مرضی کے مطابق عمل کر سکتے ہیں۔ الغرض اب جبکہ ہم پورے پورے آزاد ہیں۔ تو بطور ایک مسلمان کے ہماری ذمہ داریاں بھی تمام کی تمام عود کر آئی ہیں۔ اب اگر ہم اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کریں گے۔ تو یقیناً ہم نہ صرف ناشکر گذار ہوں گے بلکہ ہمارے قصور پہلے سے بہت زیادہ سخت سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ اب وہ تمام عذرات دور ہو گئے ہیں۔ اب ایک مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی نہ گذارنے کے لئے کوئی بہانہ نہیں رہا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کام کرنے والے پابندیوں میں جکڑے ہوئے بھی کام کئے جاتے ہیں۔ مگر ایسے اللہ تعالیٰ کے بندے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ ورنہ انسان ذرا ذرا سی بات کو بہانہ بنا کر اپنے فرائض سے کترانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اب جبکہ ایسے عذرات اور بہانوں کا میدان بالکل تنگ ہو گیا ہے۔ اب کوئی عذر باقی نہیں رہنا چاہیئے۔

آج مسلمانوں کے سامنے جو سب سے بڑا کام ہے، وہ تبلیغ و اشاعت دین کا ہے۔ اس کے انفرادی اور اجتماعی دو پہلو ہیں۔ انفرادی پہلو تو یہ ہے۔ کہ ہم خود اپنے آپ کو اسلامی احکام کا زندہ نمونہ بنائیں۔ اور اجتماعی پہلو یہ ہے۔ کہ ہم ان لوگوں تک اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ؐ کی تعلیم پہنچائیں، جن تک ابھی تک نہیں پہنچی۔ یا پہنچی ہے۔ تو ایسے رنگ میں کہ بجائے اسلام کا گرویدہ ہونے کے وہ اس سے بیزار ہو گئے ہیں۔

سچی بات تو یہ ہے۔ کہ آج تبلیغ و اشاعت دین کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے۔ جس کا آغاز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت نامساعد حالات میں آج سے ساٹھ ستر سال پہلے ہی کر دیا تھا۔ مگر چونکہ ہم آزاد نہیں تھے۔ اس لئے یہ کام اتنا ہی کیا جا سکتا تھا۔ جتنا کہ ہمارے حالات ہمیں اجازت دیتے تھے۔ ہم نے آپ کی اور آپ کے خلفاء کی رہنمائی میں ان ذرائع سے پورا پورا کام لیا ہے، جو ہم کو میسر آئے۔ لیکن آج ہم جبکہ آزاد ہو چکے ہیں۔ ہم اپنی سرگرمیاں پہلے سے زیادہ موثر طریقے سے دکھا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم کو ایک ایسا آزاد خطہ اللہ تعالیٰ سے مل گیا ہے۔ جس میں ہم اپنی زندگیاں پوری پوری اسلامی بنا سکتے ہیں۔

ہم نہ صرف جماعت احمدیہ کے افراد سے بلکہ تمام مسلمانوں سے التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ اب نہ صرف اپنی زندگیاں اسلامی سانچوں میں ڈھالیں۔ بلکہ بجائے باہم عقائدی جنگیں لڑنے کے تمام دنیا کو اسلام سے آشنا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ اسلام میں بھی دوسرے مذاہب کی طرح بہت سے مکاتب فکر ہیں۔ لیکن توحید باری تعالیٰ رسالت محمد رسول اللہ اور معاد کے مسائل میں باہم کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہی تین باتیں ہیں، جن کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ اگر ہم دنیا کو ان تین باتوں کا قائل کر دیں۔ تو دنیا میں اسلام ہی اسلام نظر آ سکتا ہے۔ اس لئے ہر مکتب فکر اپنی خصوصیات کو قائم رکھتے ہوئے تبلیغ و اشاعت کے لئے نکل پڑے۔ تو چند ہی سالوں میں ہم کم سے کم اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ہم نے بیشک آزادی حاصل کر لی ہے۔ لیکن جب تک ہم اپنی زندگیوں کو پوری طرح اسلامی نہ بنا لیں گے۔ اور تمام دنیا کو اسلام سے آشنا کرنے کے لئے مہم نہ چلائیں گے۔ ہمارا آزادی حاصل کر لینا اور اسلامی دستور وضع کر لینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ہم نے ایسا نہ کیا۔ تو ہم اسلام کو بدنام کرنے والے ٹھہریں گے۔ اور دنیا پر یہ ثابت کریں گے۔ کہ نعوذ باللہ اسلام فیل ہو چکا ہے۔ محض آزادی حاصل کر لینے سے ہمارا حقیقی مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ ہمارا مقصد اسی وقت حاصل ہوگا۔ جب ہم نہ صرف پاکستان کو صحیح معنوں میں جمہوریہ اسلامیہ کہلانے کا مستحق بنا دیں گے۔ بلکہ تمام دنیا پر اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم کر دیں گے۔ اس لئے ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ہم نے اپنے مقصد کے حصول کے لئے ابھی صرف پہلا قدم ہی اٹھایا ہے۔ ساری منزل ابھی سامنے پڑی ہے۔

احمدی تاجروں سے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

”حضور نے فرمایا:۔

”اب تاجر بولیں۔ کیا وہ مہینہ میں سب سے پہلے سودے یا سب سے آخری سودے کا نفع مسجد فنڈ میں دیں گے“؟ ......

اس پر تاجر دوست اٹھے۔ اور انہوں نے اس تجویز پر عمل کرنے کا عہد کیا ...... حضور نے فرمایا۔ پہلا سودا اچھا ہے، آپ پہلے سودے کا نفع نکالیں۔ اور اسے مسجد فنڈ میں جمع کرائیں“۔

(اقتباس از رپورٹ مجلس مشاورت سنہ ۵۲ء پیشکردہ وکیل المال تحریک جدید)

پتہ کی تبدیلی

سید بدر الدین صاحب کلکتہ نے اپنی دکان تبدیل کر لی ہے۔ آئندہ ان کا پتہ حسب ذیل ہے:۔

Syed Badaruddin
Ahmad
Anjuman Ahmadiyya
205 Park Street
Calcutta 17

امریکہ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ تبلیغ اسلام

ایک کامیاب تبلیغی دورہ

کانفرنسوں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تقاریر۔ ریڈیو اور پریس انٹرویوز

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے انچارج امریکہ مشن

گزشتہ چند دنوں میں خاکسار کو ایک مصروف اور نتیجہ خیز دورہ کا موقعہ ملا اس سفر میں کئی ایک اہم اداروں میں تقاریر کے علاوہ ریڈیو اور پریس انٹرویو بھی حاصل ہوئے۔ اس سفر کی ابتدا جو قریباً دو ہزار میل پر مشتمل تھا۔ ایک مقام Haverford pa ہیورفورڈ۔ پنسلوینیا سے ہوئی۔ جہاں پر امریکہ کے عیسائی فرقہ Quakers کا مرکزی کالج ہے۔ یہ لوگ اپنی صلح جو مساعی کی وجہ سے خاص طور پر شہرت رکھتے ہیں Quakers میں اعلےٰ علمی طبقہ کے لوگ شامل ہیں۔ اور انہوں نے دنیا کے کئی ممالک میں ایسی سکیمیں شروع کر رکھی ہیں۔ جن سے ان ممالک کے باشندوں کی معاشی حالت بہتر ہو سکے۔ Haverford کے مرکزی اداروں میں ان کی تنظیم ایسے طلبہ کو اعلےٰ ٹریننگ بھی دیتی ہے۔ جو بعد میں ان بیرونی ممالک میں جاکر کام کر سکیں۔ خاکسار کو ایسے ہی گریجوایٹ طلباء کے گروپ میں جس میں پروفیسرز بھی شامل تھے۔ "اسلام کی روحانی قوت اور قیام امن" کے موضوع پر تقریر کے لئے دعوت دی گئی۔ تقریر کے بعد کوئی گھنٹہ بھر تک دلچسپ اور علمی تبادلہ خیالات بھی جاری رہا۔ جو گریجوایٹ طلبہ بالخصوص اسلامی ممالک میں جا رہے ہیں۔ ان میں بعض لنچ پر بھی خاکسار کے ساتھ شامل ہوئے۔ اور وہاں پر بھی اسلامی مضامین پر مذاکرہ جاری رہا۔ اس کالج میں خاص طور پر ایک اطالوی پروفیسر سے ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے حال ہی میں ایک کتاب "An Apology of Islam" کا جو (اطالوی زبان میں نیپلز یونیورسٹی کے ایک سکالر نے لکھی ہے) انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ پروفیسر مذکور نے خواہش کی کہ میں اس کتاب کی نظر ثانی میں مدد دوں اس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کی طرف سے اسلام پر ہمدردانہ لٹریچر میں اس کو ایک خاص اور ممتاز مقام حاصل ہے۔ مصنف نے اس محبت کے ساتھ اسلامی تعلیم کے بعض پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ کہ بعض دفعہ اس کے مسلمان ہونے کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کی اشاعت انشاء اللہ تعالےٰ نہائت مفید ثابت ہوگی۔ خاکسار نے اس کے بارے نیپلز۔ اٹلی میں صاحب تصنیف سے خط و کتابت شروع کر دی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ان کی طرف سے اجازت آجانے پر اس کی طباعت کا مناسب انتظام کیا جائے گا۔

Haverford سے واپسی پر کالج کی طرف سے شکریہ کا خط آیا ہے۔ جس میں انہوں نے اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ خاکسار پھر بھی وہاں پر حاضر ہو سکے گا:-

Haverford کے بعد خاکسار ایک دوسرے کالج میں جو Albion مشی گن میں ہے مدعو تھا یہاں پر تین مختلف ڈیپارٹمنٹس یعنی ادیان۔ سوشیالوجی اور انتھراپولوجی نے مختلف کلاسز میں تین دن تک تقاریر کی دعوت دی تھی۔ سب سے اہم تقاریر دو روز کالج کے وسیع chapel میں "امن عالم میں اسلامی تعلیم کی اہمیت" کے موضوع پر بارہ سو طلباء کے مجمع میں ہوئیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے نہائت کامیاب رہیں۔ ان میں سے ایک تقریر Albion Radio پر نشر کی گئی۔ اس کی وجہ سے کالج کے علاوہ مقامی ہائی سکول بلکہ جونیئر سکول کی طرف سے بھی فوری طور پر دعوت آئی کہ ہمارے طلبہ میں الگ لیکچر دے کر مزید معلومات دی جائیں۔ چنانچہ باوجود کالج میں روزانہ چھ چھ سات سات تقاریر کے ان کی خواہش کی بھی تعمیل کی گئی۔ اور ان مدارس کے طلباء نے اپنی عمر اور قابلیت کی نسبت سے دلچسپ سوالات پوچھے۔

Albion College میں جو میتھوڈسٹ چرچ کا قائم کردہ ہے۔ صبح آٹھ بجے سے چار بجے تک روزانہ تقاریر کا سلسلہ مختلف کلاسز میں تین دن تک جاری رہا۔ اور ۴ بجے کے بعد ہر روز پھر غیر رسمی طور پر "Coffee Hour" میں دلچسپی لینے والے پروفیسرز اور طالب علم جمع ہوتے رہے۔ بعض پروفیسر جو اب تک یہ سمجھتے تھے کہ اسلام کی اشاعت جبر سے ہوئی ہے۔ کے ساتھ گرما گرم بحث ہوتی رہی۔ بعد میں کئی طلبہ نے اپنے اساتذہ کے علی الرغم ہمارے نقطۂ نگاہ کے ساتھ پُرزور اتفاق کا اظہار کیا۔ ان تین دنوں میں یہاں پر پندرہ تقاریر ہوئیں۔ جن میں سے بعض کے عنوان حسب ذیل تھے:-

(۱) اسلام میں اسرائیلی انبیاء کا مقام
(۲) قرآن کا بحیثیت روحانی صحیفہ بائبل سے مقابلہ
(۳) قرآن کا اسلوب بیان
(۴) اسلام میں شادی اور طلاق کے مسائل۔
(۵) اشاعت دین اور تعلیم اسلام
(۶) اسلامی فتوحات کی تاریخ اور ان کا پس منظر
(۷) مسلمانوں کی اہلی زندگی پر تعلیم اسلام کا اثر۔
(۸) امریکہ میں اسلام
(۹) جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد اور کارنامے
(۱۰) واقعہ صلیب۔ قرآن اور بائیبل

کالج والوں نے ابھی سے اگلے سال کے لئے بھی دعوت دے دی ہے۔ بعض طلباء نے مزید معلومات اور لٹریچر حاصل کرنے کے لئے خط و کتابت بھی شروع کر دی ہے Albion سے خاکسار نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی ایونسٹن میں گیا۔ جہاں پر خاکسار خود تعلیم حاصل کرتا رہا ہے۔ یہاں پر صدر شعبہ ادیان نے منسٹری کی ٹریننگ لینے والے ایک گروپ کے Seminar میں تقریر کے لئے خواہش کی تھی۔ ایونسٹن میں اس روز سارا دن سخت برفباری ہوتی رہی۔ اس کے باوجود گروپ شام کو اس مذاکرہ کے لئے جمع ہوا۔ قرآن اور بائیبل کے موازنہ واقعہ صلیب اور اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر دیر تک تقریر کے بعد تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ بعد میں ایک طالب علم نے الگ ملکر کہا کہ مجھ پر کئی باتیں پہلی دفعہ کھلی ہوئی تھیں۔ اور میں ان پر غور کرنے کے لئے آپ سے خط و کتابت کروں گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ دن نزدیک ہیں جب سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھیگا

"وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اسکے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائینگے۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۸)

ذَالِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(سورہ صف ع۲)

ترجمہ

اگر سمجھ سکو تو یہ آپ کی ہی بھلائی کی بات ہے

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال سلسلہ احمدیہ

(۲)

دعوٰی ایمان کے باوجود دردناک عذاب کیوں ہوگا؟

اسلئے کہ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے عذاب انہیں لوگوں کے لئے ہے جو اپنے دعوٰی ایمان میں سچے نہیں۔ منافقت تو سوسائٹی میں بھی برداشت نہیں کی جاتی قرآن کریم کی سورۃ نساء کے رکوع ۳ میں آتا ہے۔ بشر المنٰفقین بان لھم عذابا الیما ؕ منافقوں کو بتا دو کہ ان کے لئے یقیناً دردناک عذاب مقدر ہے۔ عذاب تو دردناک ہوتا ہی ہے۔ لیکن اس کی اذیت میں اضافہ کا باعث ایک نفسیاتی وجہ بھی ہوتی ہے اور وہ ہے نیکی اور بدی اور نفع اور نقصان کا احساس۔

مامور کی شناخت انسان میں نیکی اور بدی کی شناخت بھی پیدا کرتی ہے اور اسی سے نفع اور نقصان کا صحیح احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جب کوئی انسان جسے نیکی اور بدی کی پہچان اور اس کے نتیجہ میں حقیقی نفع اور نقصان کا اندازہ تو ہو جائے۔ لیکن وہ اپنی غفلت اور بد اعمال کی وجہ سے نفع حاصل نہ کرے اور نقصان کے عذاب میں مبتلا ہو جائے تو اس کا وہ احساس عذاب کی اذیت کو کئی گنا بڑھا دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ زمر ع ۶ میں فرمایا ہے:-

واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتۃً وانتم لا تشعرون ۝ ان تقول نفس یحسرتٰی علٰی ما فرطت فی جنب اللّٰہ وان کنت لمن السّٰخرین ۝

جو اعلیٰ باتیں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی ہیں۔ تم ان کی پیروی کرو پیشتر اس کے کہ تم پر اچانک عذاب وارد ہو جائے۔ اور تم غافل ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی جان کو یہ کہنا پڑے کہ ہائے افسوس میں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کتنی کوتاہی کی۔ اور میں ہنسی مخول کرنے والوں میں ہی شامل رہا۔ یعنی میں نے سنجیدگی سے اپنی

ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ نہ کی۔ جو مامور کی شناخت کے نتیجہ میں مجھ پر عائد ہوتی تھیں۔ اور عارضی فائدوں کی خاطر مستقل نفع دینے والے امور سے لاپرواہ رہا۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس! کاش انسان اس وقت سے پہلے غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور اپنے قوت بازو سے ایسی دنیا تعمیر کرے جس میں وہ اور اس کی نسلیں آزادی اور سکون کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کر سکیں

اس عذاب الیم سے بچنے کا جو طریق اس رحیم و کریم پروردگار عالم نے بتایا ہے یہ ہے کہ یاایھا الذین امنوا ھل ادلکم علٰی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۝ تؤمنون باللّٰہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم ؕ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۝ یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر ومسٰکن طیبۃ فی جنٰت عدن ؕ ذالک الفوز العظیم ۝ واخرٰی تحبونھا ؕ نصر من اللّٰہ وفتح قریب ؕ وبشر المؤمنین ۝ (صف ع۲)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہاری ہی بھلائی کی بات ہے۔ کاش تم سمجھ سکو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری کمزوریوں پر پردہ ڈال دے گا۔ اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور ایسے پاکیزہ گھروں میں آباد کرے گا۔ جو ہمیشگی کے باغوں میں ہوں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور دوسری بات جو تمہیں عزیز ہے۔ یعنی اللہ کی مدد اور زمانہ قریب میں فتح۔ تو مومنوں کو بشارت دے دو۔ یہی کامیابی کی کلید ہے۔ جاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللّٰہ ؕ (سورۃ توبہ ع ۶) خدا کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ پوری پوری کوشش کرو۔ دیکھو بعض کام ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا نفع عارضی ہوتا ہے۔ ان کا اثر مستقبل قریب تک محدود ہوتا ہے۔ بعض کام ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا نفع مستقل ہوتا ہے۔ اور ان کا اثر دور کی نسلوں تک پہنچتا ہے اپنے عارضی آرام اور اپنے بیوی بچوں کے عارضی فائدوں والے امور کی وجہ سے ان کے دائمی فائدوں والے امور کی طرف سے غافل نہ ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر میں سورہ اللیل کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے مال خرچ کرنے کے صحیح اور غلط طریق کی وضاحت فرمائی ہے۔ جس کے اقتباسات اخبار الفضل مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۵ء میں بھی شائع کئے گئے تھے اس کا ضرور مطالعہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اپنی ذات پر یا اپنے بیوی بچوں پہ مال خرچ کرنے سے منع نہیں کرتا۔ لیکن اس امر سے ضرور منع کرتا ہے کہ کوئی شخص اپنا تمام مال محض اپنی ذات یا اپنے بیوی بچوں کے آرام و آسائش یا عزت و نمود کے لئے ہی خرچ کرے۔ اور قومی ضروریات کو نظر انداز کر دے۔ قوم کے بغیر فرد ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر قوم ذلیل ہو جائے۔ تو اس کے کسی فرد کی عزت قائم نہیں رہ سکتی پس اپنی نظروں کو وسعت دو اور آئندہ کے لئے بھی غور کرو۔ زمین پر ہی نہ رینگو آسمان کی وسعتوں کی بھی تلاش کرو۔

یاایھا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللّٰہ اثاقلتم الی الارض ؕ ارضیتم بالحیٰوۃ الدنیا من الاخرۃ ج فما متاع الحیٰوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل ۝ (توبہ ع ۶)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں اللہ کی راہ میں کوچ کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو تم زمین کی طرف کھنچے چلے جاتے ہو۔ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں اس ورلی زندگی کو ہی پسند کر لیا ہے۔ لیکن اس ورلی زندگی کے سازو سامان کی آخرت میں کوئی وقعت نہیں۔

اے میرے بزرگو بھائیو اور عزیزو

جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے زمانہ کے مامور کی شناخت نصیب کی۔ آپ ضرور اس بات پہ غور کریں کہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان کی قربانی کے لئے بلایا جاتا ہے تو بعض لوگ اپنے آپ کو ذہنی بندھنوں سے کیوں آزاد نہیں کر سکتے۔ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے عارضی اور سطحی فوائد ہی آپ کے مد نظر رہتے ہیں۔ ان کی مستقل بہبود کی طرف آپ کی نگاہ کیوں نہیں اٹھتی۔ کیا ابدی زندگی اور اپنی موجودہ اور آئندہ نسلوں کی دائمی راحت کے مقابلہ میں آپ کو یہی بات زیادہ عزیز ہے کہ اپنے اموال اور اپنے اوقات آج اور کل اور پرسوں تک کے آرام اور آسائش کے لئے وقف رکھو۔ کیا آپ اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ جو سامان آپ مستقبل قریب کی ضرورتوں کے لئے مہیا کر سکیں گے۔ لمبے عرصہ کے مقاصد اور فوائد کے لئے اس کی کچھ بھی قدر و قیمت نہیں ہو سکتی۔ خوب غور کرو۔ اور اچھی طرح سوچ بچار کرو۔ الشیطٰن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء ج واللّٰہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا ط واللّٰہ واسع علیم

(سورہ بقرہ ع ۳۷)

شیطان کے پیچھے لگ کر افلاس اور بیکسی کے سوا آپ کس چیز کی توقع کر سکتے ہیں وہ تو آپ کو ایسے ہی کاموں کی ترغیب دے گا۔ جو آخر آپ کی ذلت و رسوائی کا موجب ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کر کے آپ یقیناً اس بات کی امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ وہ ارحم الراحمین آپ کے گناہوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈالے گا۔ اور اپنے فضل آپ پر نازل کرے گا۔ کیونکہ وہ وسیع ترین ذرائع کا مالک ہے اور آپ کی ضروریات کے متعلق پوری واقفیت رکھتا ہے۔

ایسی وسیع اور علیم ذات کے متعلق یہ شبہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اگر آپ اس کی خاطر اسی کے حکم کے ماتحت اسی کی راہ میں اپنی کمائی میں سے کچھ خرچ کریں گے۔ تو وہ آپ کے لئے یا آپ کے لواحقین کے لئے تنگی یا تکلیف کا باعث ہو سکے گا۔ یوں بھی تنگی و آسائش اور تکلیف و راحت نسبتی امور ہیں ایک شخص ایک معین آمد میں تنگی محسوس کرتا ہے۔ لیکن دوسرے شخص کی خوابوں میں وہی آمد بادشاہت سے کم نہیں ہوتی۔ اسی طرح عین ممکن ہے۔ کہ جتنا سامان ایک غریب مزاج شخص کے لئے راحت کا موجب ہو۔ کسی دوسرے امیرانہ خصائل والے شخص کو اتنا تھوڑا سامان انتہائی دکھ اور تکلیف کی پوٹلی دکھائی دے۔ پھر عارضی مالی یا جانی کمزوری جو کسی کو مجبوراً لاحق ہو جائے یا جو مشکلات اور مصائب مردان راہ خدا اعلیٰ مقاصد کی خاطر خود اپنے اوپر وارد کر لیتے ہیں۔ ان کا نتیجہ لازمی طور پر تباہی اور بربادی

نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ انسانی جوہر کو چمکانے کے لئے کٹھن منزلیں طے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور مومنوں کے لئے تو اسی راستہ سے گذرنا اشد ضروری قرار دیا گیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

الٓمّٓ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنّا وھم لا یفتنون۔ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمنّ اللّٰہ الذین صدقوا ولیعلمنّ الکٰذبین۔

کیا لوگوں نے گمان کر لیا ہے۔ کہ وہ محض اسی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے، کہ انہوں نے زبانی اقرار کر لیا ہے۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ان کی آزمائش نہیں کی جائیگی۔ یقیناً ہم نے ان سے پہلے لوگوں کی آزمائش کی تھی! پس اللہ تعالےٰ صادقوں کو بھی ظاہر کر دے گا۔ اور وہ جھوٹوں کو بھی ظاہر کر دے گا۔

(سورہ عنکبوت ع ۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) آں سعیداں لقائے او دیدند
کہ بلا ہا برائے او دیدند

(۲) آبرو ریختہ پئے آں شاہ
دل زکف و از سر او فتادہ کلاہ

(۳) گر نیابند سوئے یار گذر
از غمش جاں کنند زیر و زبر

(۴) کردہ بنیاد خود ہمہ ویراں
ہم ملائک ز صدقِ شاں حیراں

(۵) چوں دلے سوئے دل رہے دارد
یار چوں یار خویش بگذارد

(۶) لاجرم ایں چنیں وفادارے
جام عزت خورد ازاں یارے

(۷) ہمچو دیوانہ یک جہاں خیزد
تا بیک لحظہ خونِ او ریزد

(۸) لیکن آں یار خود فرود آید
تا عدو را دو دست بنماید

(۹) ہمچنیں صادقاں نشاں دارند
قدسیاں بہر شاں بہ پیکار اند

(۱۰) ایں نہاں جنگ گر بشر دیدے
راہ مردانِ راہ برگزیدے

ترجمہ:۔ (۱) انہی خوش قسمتوں نے اس کا دیدار حاصل کیا۔ جنہوں نے اس کی راہ میں مصیبتیں اٹھائیں۔

(۲) اس بادشاہ کے لئے انہوں نے اپنی عزت برباد کر دی۔ دل ہاتھ سے گیا۔ اور ٹوپی سر سے اتری۔

(۳) جب وہ یار کی طرف راستہ نہیں پاتے۔ تو اس کے غم میں جان زیر و زبر کر دیتے ہیں۔

(۴) انہوں نے اپنے آپ کو برباد کر لیا۔ یہاں تک کہ فرشتے بھی ان کی وفاداری پر حیران ہیں۔

(۵) چونکہ دل کو دل کی طرف راہ ہوتی ہے۔ پس یار اپنے یار کو کیونکر چھوڑ سکتا ہے۔

(۶) بے شک ایسا وفادار اس دوست کے ہاتھ سے عزت کا جام پیتا ہے۔

(۷) دیوانوں کی طرح ایک جہان اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ تا پلک بھر میں اس کا خون بہا دے۔

(۸) لیکن وہ یار خود اتر آتا ہے۔ تا دشمن کو دو ہاتھ دکھائے۔

(۹) صادقوں کے یہی نشانات ہوتے ہیں۔ کہ ان کی خاطر فرشتے لڑائی کرتے ہیں۔

(۱۰) اگر کوئی بشر اس مخفی جنگ کو دیکھ لے۔ تو وہ صراط مستقیم کے جوانمردوں کا راستہ اختیار کر لے۔

دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) چساں گفتۂ من بفہمی تمام
چساں ریزم اندر دلت ایں کلام

(۲) اگر جاہلے سر بتابد ز پند
عجب نیست کو خود بجہل است بند

(۳) ولے از تو دارم عجب اے اخی
کہ فرزانہ باشی و ناداں شوی

ترجمہ:۔ (۱) میری بات کو تو پوری طرح کیونکر سمجھے۔ میں کس طرح اپنا کلام تیرے دل میں ڈال دوں۔

(۲) اگر کوئی جاہل نصیحت ماننے سے انکار کرے۔ تو تعجب نہیں۔ کیونکہ وہ پہلے ہی جہالت میں پھنسا ہوا ہے۔

(۳) لیکن اے بھائی مجھے تو تجھ پر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ تو عقلمند ہونے کے باوجود ناسمجھ بنتا ہے۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضرت اقدسؑ کے منشاء مبارک کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کی علالت

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری بوجہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ کل حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔ مگر بعد میں کچھ سنبھل گئی۔ آج صبح پھر دورہ ہوا۔ طبیعت بہت مضمحل ہو گئی، پھر طبیعت سنبھلنا شروع ہوئی۔ اس وقت افاقہ کی طرف طبیعت مائل ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فوری طور پر صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو معائنہ کے لئے بھجوایا۔ اس وقت صاحبزادہ صاحب کا علاج شروع ہے۔ احباب حضرت مولوی صاحب کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(احمد خاں نسیم ربوہ)

اقلیتیں اور دستور

(منقول از روزنامہ "تسنیم" لاہور مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۵۶ء)

پاکستان کا نیا آئین قرآن و سنت کی بنیادوں پر ترتیب دیا گیا ہے کہ جہاں مسلمانوں کو اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کے حقوق دیئے گئے ہیں۔ وہاں پاکستان کے اقلیتی فرقوں کو بھی پوری پوری آزادی دی گئی ہے۔ انہیں پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ جو آئین میں ان کے لئے رکھے گئے ہیں۔ وہ پاکستان میں رہتے ہوئے پوری آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی فرائض سرانجام دے سکیں گے۔ کیونکہ پاکستان کا آئین اسلام کے جن اساسی اصولوں پر ترتیب دیا گیا ہے۔ ان میں اقلیتوں کو ہر قسم کی جائز آزادی حاصل ہے۔ اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے۔ جس نے اپنے زیر سایہ رہنے والی اقلیتوں کو ان کے جائز حقوق دیئے ہیں۔ اس لئے اس نئے آئین میں بھی ان کے حقوق کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے۔

قائد اعظم محمد علی جناح نے مملکت پاکستان کے قیام کے فوراً بعد ہی اپنی متعدد تقریروں اور بیانات میں پاکستان کی اقلیتوں کو یقین دلایا تھا۔ کہ پاکستان میں ان کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کی جائیگی۔ تاکہ وہ پاکستان کے دوسرے شہریوں کے دوش بدوش چل کر اپنی مذہبی روایات اور فرائض پورے کرتے رہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ

اقلیتی فرقوں کو چاہیئے۔ کہ نہ صرف الفاظ سے بلکہ افعال سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ کہ وہ پاکستان کے سچے وفادار ہیں۔ یہاں تک کہ اکثریت کو ان کے پاکستان کے سچے شہری ہونے کا یقین آ جائے۔

قائد اعظم کے بعد مسٹر لیاقت علی خاں نے بھی اپنی کئی تقاریر میں اقلیتوں کو اس بات کا کامل یقین دلایا تھا۔ کہ پاکستان میں ان کے حقوق کی پوری پوری آزادی حاصل ہوگی۔ اور وہ یہاں رہ کر ہر طرح سے آزاد ہوں گے۔ ان کے مذہبی عقائد و فرائض میں کوئی دخل نہیں دیا جائیگا۔ ۷ مارچ ۱۹۴۹ء کو قرارداد مقاصد پیش کرتے ہوئے خان لیاقت علی خاں نے جو تقریر کی تھی۔ اس میں انہوں نے واضح الفاظ میں کہا تھا۔ کہ

آزاد اور خود مختار مملکت پاکستان کے لئے ایک ایسا دستور مرتب کیا جائے۔ جس کی رو سے اس امر کا قرار واقعی انتظام کیا جائے۔ کہ اقلیتیں آزادی کے ساتھ اپنے مذہبوں پر عقیدہ رکھ سکیں۔ اور ان پر عمل کر سکیں۔ اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دے سکیں۔

پاکستان نے یہ تمام باتیں صرف بیانات اور تقریروں تک ہی محدود نہیں رکھیں۔ بلکہ عملی طور پر بھی اس کا مکمل ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ اپریل ۱۹۵۰ء کے بعد سے جبکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اقلیتی معاہدہ ہوا تھا۔ آج تک پاکستان میں ایک بھی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔ قائد اعظم اور قائد ملت نے اقلیتوں سے جن حقوق کا وعدہ کیا تھا، اور قرارداد مقاصد میں جو حقوق ان کے لئے رکھے گئے تھے، انہیں ان کی رو سے زندگی گزارنے کی پوری پوری آزادی دی گئی۔ اور اب اس نئے دستور میں بھی ان کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کا یقین دلایا گیا ہے۔

پاکستان چونکہ اب جمہوری مملکت ہے۔ اور اس کا آئین اسلام کے اصولوں پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس لئے اس نے پاکستان کی اقلیتوں کو بھی پورے پورے حقوق دیئے ہیں۔ تاکہ وہ پاکستان کے دوسرے شہریوں کے ساتھ ساتھ اپنے معیار زندگی کو بلند کر سکیں۔ وہ پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے ہر پیشہ اختیار کر سکیں گے۔ اور حکومت کے ہر عہدے تک پہنچ سکیں گے۔ ایک اقلیتی نمائندہ وزیر اعظم تک کے عہدہ پر پہنچ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ پاکستان کا اس طرح کا وفادار رہے۔ جیسے دوسرے شہری۔ وہ پاکستان میں رہتے ہوئے پاکستان کے جس گوشے میں رہیں۔ جو پیشہ اختیار کریں۔ انہیں ہر صورت میں وہ حقوق حاصل ہوں گے۔ جو ان کے لئے آئین میں رکھے گئے ہیں۔ دستور میں جو صدر مملکت کے مسلمان ہونے کی ضروری شرط لگائی گئی ہے۔ اس سے یہاں کی اقلیتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ پاکستان کے صدر کو اب وہ اختیارات حاصل نہ ہوں گے۔ جو پہلے حاصل تھے۔ اس کے پاس ویٹو پاور (Veto Power) نہیں ہوگی اس لئے وہ اسمبلی کو نہیں توڑ سکے گا۔ اس کے علاوہ پاکستان میں عدلیہ کی حیثیت آزادانہ ہوگی، جہاں پاکستان کا ہر شہری اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کر سکے گا۔ جیسا کہ آئین میں کہا گیا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ عدلیہ کو انتظامیہ سے بالکل الگ کر دیا جائے گا۔ وہ اپنی جگہ آزاد ہوگی۔ اس لئے بھی پاکستان کی اقلیتوں کے حقوق غصب ہونے یا ان میں کسی قسم کی تعویق و تاخیر ہونے کے خدشات دور ہو جاتے ہیں۔ صرف ایک صدر مملکت کے مسلمان ہونے سے ان کی مذہبی اور سیاسی آزادی میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

وکیل المال تحریک جدید ربوہ دریافت کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے سابقون الاوّلون کی فہرست کا اکثر حصہ لکھا جا چکا ہے اور تھوڑا سا حصہ لکھا جانا ہے جو بقایا داروں کی وجہ سے ہے۔ اس لئے انیس سالہ بقایا داروں کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذیل پیش کیا جاتا ہے تا وہ توجہ فرما کر اپنا حساب کریں اور نام درج فہرست کرا لیں۔ فرمایا:-

"میں پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں جن کی طرف تحریک جدید کا کئی کئی سال کا بقایا ہے ان کے لئے راستہ کھلا تھا کہ وہ اس میں شامل نہ ہوں۔ تو وہ کیوں شامل ہوئے اور اب جب ان کے لئے اس بات کا بھی راستہ کھلا ہے کہ وہ نام کٹوا لیں تو وہ اپنا نام کیوں نہیں کٹواتے۔"

"ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے اردگرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہے جتنی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف ۱۸۹۱ء میں بیان ہوئی۔"

ایسے احباب جن کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ پاکستان اور بیرونی ممالک کے احباب کو دفتر ایک مطبوعہ چٹھی بھیج کر توجہ دلا رہا ہے وہ اگر ۱۵ مئی تک اپنا بقایا صاف کر لیں تو ان کا نام فہرست میں رہیگا اگر ادا نہیں کر سکتے تو نام فہرست سے کٹوا لیں۔

اس مطبوعہ چٹھی میں بقایا کا حساب نہیں دیا گیا اس لئے کہ پیشتر ازیں بارہا حساب بتایا جا چکا ہے اگر پتہ کی تبدیلی وغیرہ کی وجہ سے چٹھی نہ ملے اور بقایا بھی یاد نہ ہو تو دفتر وکیل المال تحریک جدید سے دریافت فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

رسالہ مصباح اور احمدی مستورات کا فرض

رسالہ مصباح کے اجراء کی اہمیت کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہر ماہ رسالہ کے ذریعہ قارئین کی خدمت میں قرآن مجید کے حقائق و معارف اور احادیث النبی صلعم و ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ مذہبی و علمی و معاشرتی مضامین و ضروری معلومات پیش کئے جاتے ہیں۔

نیز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی رسالہ کی اشاعت کے سلسلہ میں احمدی مستورات سے اس کی اشاعت کو ۲۰ و ۲۵ ہزار تک وسیع کرنے کی توقع کا اظہار فرمایا ہے حضور فرماتے ہیں کہ:-

"اگر ہماری عورتیں بیدار ہوں اور اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو اس کی اشاعت بیس ۲۰ پچیس ۲۵ ہزار تک ہونی چاہیئے۔"

رسالہ کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے عاجزہ تمام احمدی مستورات سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس کی قلمی و مالی ہر قسم کی مدد کرنا اپنا قومی فرض تصور کریں اور مناسب ہوگا کہ صاحب حیثیت بہنیں اس کی سرپرستی میں مشترق حصہ لے کر ثواب کی مستحق ٹھہریں۔ کیونکہ یہ لجنہ اماء اللہ کا واحد تبلیغی و علمی و ادبی رسالہ ہے۔

بہنیں اس میں مذہبی۔ معاشرتی۔ ادبی۔ اقتصادی مضامین بھیجیں۔ اور شعرا کرام اپنے کلام عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ۔ مدیرہ مصباح ربوہ

ولادت

(۱) میرے بڑے بھائی عبدالحمید غازی کے ہاں مؤرخہ ۲۶/۳/۵۶ کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ نومولودہ کو اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے آمین۔ شبیر علی ظفر انبالوی ملتان شہر

(۲) مجھے اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۷ / مارچ ۵۶ء بروز ہفتہ دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

محمد صدیق خاں ساہانوی سرگودھا (۳)

مجلس مشاورت ۵۶ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا

جماعت کے طبقۂ ملازمین سے خطاب

ممالک بیرون میں مساجد تعمیر کرانے کا آسان پروگرام

"یہ وعدہ کر لو کہ اگر سالانہ ترقی ملی تو پہلے ماہ کی ترقی مسجد فنڈ میں دیدونگا ... پھر جو لوگ نئے ملازم ہوں وہ اپنی پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں ..... ملازم بولیں کہ کیا وہ ایسا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں؟"

اس پر سب ملازمین کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ایسا کرنے کا اقرار کیا۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

مبلغ فری ٹاؤن (افریقہ) کی علالت

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ فری ٹاؤن کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت بخشے اور انہیں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

"میرے بڑے بھائی محمد قمر صاحب ولد عثمان غنی صاحب جوگاؤں بن پورہ ضلع چھپرا بہار کے رہنے والے ہیں عرصہ تین سال سے ان کی کوئی خیریت نہیں ملی۔ ۵۴-۱۹۵۳ء میں وہ گوجرانوالہ ہوتے تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کراچی چلے گئے ہیں۔ ہم سب ان کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اس لئے اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں مشکور ہوں گا۔

طیب علی ٹکٹ نمبر ۳۹ بلڈنگ سی ۱۲ - پی او - الف - واہ کینٹ ایم ایس واہ کینٹ

اظہار تشکر

میرے والد محترم ڈاکٹر مرزا محمد افضل بیگ صاحب کی وفات پر بہت سے دوستوں اور احباب نے بذریعہ خطوط پیغامات اور خود آکر اظہار تعزیت کیا ہے۔ ان تمام تعزیت ناموں کا علیحدہ علیحدہ جواب دینا مشکل ہے۔ میں اپنے تمام عزیزوں اور احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مرزا محمد اسلم حیات بیگ سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور

(۳) اللہ تعالیٰ نے برادرم محمد اقبال خانصاحب کو ایک لڑکی سے نوازا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ نومولودہ کو اللہ تعالیٰ برکت والی عمر دے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔ ریاض احمد اصغر مال روڈ راولپنڈی

— خاکسار کی صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے آمین (محمد یوسف)

310

پاکستان کی ہمہ گیر ترقی

برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر اکرام اللہ نے یہ تقریر رائل سوسائٹی آف آرٹس کے اجلاس میں کی۔ جس کی صدارت غیر منقسم ہند میں پنجاب کے سابق گورنر لارڈ ہیلی کر رہے تھے۔

پاکستان کی عمر بمشکل آٹھ سال ہے۔ شروع میں اس کی اقتصادیات خالصتاً زرعی تھی۔ اور اس کی ننانوے فیصد برآمدات خام مال مثلاً پٹ سن اون، چائے، چمڑہ اور کھالوں پر مشتمل تھیں۔ اور اسے اپنی تمام روزمرہ کی ضروریات بیرونی ممالک سے درآمد کرنی پڑتی تھیں۔ پاکستان کے دونوں بازوؤں میں صنعتیں تقریباً عنقا تھیں۔ ان حالات میں حکومت پاکستان کے لئے یہ لازمی تھا کہ وہ ترقیاتی منصوبہ بندی کو اولیت ترجیح دے تاکہ ملک کی معاشیات متوازن ہو جائے۔

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۰ء کے عرصے میں ایک ترقیاتی بورڈ نے متعدد میدانوں مثلاً زراعت، صنعت، برقیاتی مواصلات اور صحت عامہ کے لئے متعدد پروجیکٹ تیار اور منظور کئے۔ ۱۹۵۰ء کی دوسری ششماہی میں ان تمام پروجیکٹس کو مربوط کر کے شش سالہ قومی ترقیاتی پروگرام کی شکل دی گئی یہ منصوبہ جولائی ۱۹۵۱ء سے جولائی ۵۷ء تک حاوی تھا۔ اس جامع منصوبہ کے بنیادی مقاصد یہ تھے۔

۱۔ ملک کے بیرونی زرمبادلہ میں چھ کروڑ اسٹرلنگ کا اضافہ

۲۔ سرکاری آمدنی میں ستر لاکھ ۲۵ ہزار پونڈ کا اضافہ

۳۔ معیار زندگی میں ۲۰ فی صد اضافہ۔

چھ سالہ ترقیاتی منصوبے پر ۱۹ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ صرف ہوتے تھے۔ جس میں سے دس کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ محض ادائیگی اخراجات تھے۔ اور اس مجموعہ داخلی اخراجات میں سے تین کروڑ پونڈ نجی سرمایہ کاری سے آنے تھے۔

اس منصوبہ کے جملہ اخراجات کا ۳۲ فیصد محض زرعی ترقی کے لئے مختص تھا۔ پروجیکٹس میں آبپاشی، اراضیاتی، بند وبست، سیم اور کلر شور کے خلاف انسدادی اقدامات، آلات کاشتکاری کی خرید مویشیوں کی نسل کشی اور سمکیات کی ترقی شامل تھے۔

اساسی طور پر زرعی اقتصادیات کو منتشر کرنے کے لئے ان پلان کے جملہ اخراجات کا ۱۹ فیصد صنعتوں اور معدنیات کی ترقی کے لئے الگ رکھدیا گیا۔ اس منصوبے میں پانچ پٹ سن کے کارخانوں کا مشرقی پاکستان میں قیام جس میں جملہ چھ ہزار کھڈیاں ہوں چوبیس موتی پارچہ کی ملیں۔ جن میں سے ہر ایک میں ۲۵ ہزار تکلے ہوں۔ اور چاٹگام میں ایک کاغذ تیار کرنے کا کارخانہ شامل تھا۔

برقی قوت اور ایندھن پر اخراجات کا تخمینہ جملہ اخراجات کا اٹھارہ فی صد تھا بڑے بڑے پروجیکٹس میں وارسک پروجیکٹ میانوالی پروجیکٹ اور کرنافلی پراجیکٹ قابل ذکر ہیں۔ کوئلہ کی پیداوار میں آٹھ لاکھ ٹن سالانہ اضافہ مطلوب تھا۔

حمل ونقل اور مواصلات کے میدان میں غالباً سب سے زیادہ شاندار منصوبہ چاٹگام کی بندرگاہ کی ترقی کا تھا۔ جس پر ساڑھے نو کروڑ روپے کے اخراجات لاحق ہوئے تھے۔ تقسیم کے وقت چاٹگام میں صرف ۷ لاکھ ٹن سالانہ کی بار برداری ہوتی تھی اب یہ بڑھ کر ۲۱ لاکھ ٹن سالانہ تک پہنچ گئی ہے اس کی توسیع کا کام ایک برطانوی فرم کو سونپا گیا تھا۔ ۱۹۵۲ء کا ٹارگٹ بہت اونچا ہے

مارچ ۱۹۵۱ء میں حکومت پاکستان نے ایک خصوصی دوسالہ پروگرام مرتب کیا۔ جس کا مقصد ان پراجکٹس کو فوقیت ترجیح دینا تھا۔ جو ملک کو بنیادی ضروریات کی حد تک خود مکتفی بناتے تھے۔ اس کی ضرورت یوں پڑی کہ ملک میں ضروری اشیاء کے استعمال کا توڑ آپڑ گیا۔ لیکن خوش قسمتی سے جنگ کوریا کی وجہ سے زرمبادلہ میں معتدبہ اضافہ ہو گیا تھا

اس پلان میں مواصلات، حمل ونقل اور برقی قوت کی ترقی کو ترجیح دی گئی تاکہ جب تک بر قابی کے طویل المیعاد منصوبے کی تکمیل نہ ہو جائے۔ ملک کے روز افزوں برقی قوت کے مطالبے کی تکمیل ہوتی رہے۔

زراعت، برقی قوت اور مواصلات کے میدان کے اس پس منظر میں پاکستان میں پیدا ہونے والی اشیائے خام کی صنعتوں کا قیام بتدریج لیکن بسرعت عمل میں لایا جانے لگا۔ اور اس کی حدود دہی متعین کی گئیں۔ جو ترقیاتی بورڈ نے تجویز کی تھیں۔ اگر ہم ۱۹۵۰ء کو ایک بنیادی سال بنائیں اور صنعتی پیداوار کا اشاریہ ایک صد رکھیں تو سترہ بڑی صنعتوں کا ایک سرسری سروے حسب ذیل ہوگا۔ ۱۹۵۱ء کے لئے ۱۲۵، ۱۹۵۲ء کے لئے ۱۶۰ ۱۹۵۳ء کے لئے ۲۳۵ ۱۹۵۴ء کے لئے ۲۸۵ اور ۱۹۵۵ء کے لئے ۲۸۰ اس طرح ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۴ء تک کے دوران ۲۴۷ فیصد کا اضافہ ہوا۔ اسی دوران میں دوسری صنعتوں کی پیداوار میں اضافہ حسب ذیل ہوا۔

کھانڈ ۱۳۰ فیصد بناسپتی گھی ۱۷۵ فیصد گھی ۱۷۵ فیصد سگریٹ ۲۰۸ فیصد۔ خام چمڑا ۴۷۳ فیصد۔ لیدر سول ۲۸۴ فیصد سیفٹی ماچس ۴۰۴ فیصد۔ پٹرولیم ۲۶ فیصد، پٹرولیم کی پیداوار ۵۳ فیصد سیمنٹ ۴۳ فیصد فولادی INGOTS اور فولاد کی تطہیر ۱۲۹ فیصد۔ کوئلہ ۲۷ فیصد۔ برقی توانائی ۱۲۳ فیصد اب پاکستان موٹے اور اوسط قسم کے کپڑوں کی حد تک خود مکتفی ہے۔ البتہ وورسٹیڈ اور فائن کلاتھ کی حد تک درآمد کا محتاج ہے پٹ سن کی صنعت ملک کی تمام ضروریات کو پورا کر کے اب بیرونی منڈیوں میں داخل ہو چکی ہے اور ۱۹۵۴ء میں گیارہ ہزار ٹن بوریاں اور ٹاٹ کے تھیلے برآمد کئے گئے۔ بڑے پیمانے کی پیداواری صنعتوں کے قیام سے ۴۹ تا ۵۰ اور ۵۲ تا ۵۳ میں قومی آمدنی میں ۴۲ فیصد کا اضافہ ہوا۔ روزمرہ استعمال کی اشیاء تیار کرنے والے چھوٹے کارخانوں کی تعداد ۱۸۳۵ یعنی اٹھارہ سو سے بڑھ کر ۲۷۵۱ تک پہنچ گئی۔

حکومت پاکستان کی جانب سے ۱۹۵۴ء میں ایک نئے پلاننگ بورڈ کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ تاکہ اس وقت تک جو ترقی اور پیش رفت ہوئی ہے۔ اس کا ملک کے وسائل کا دوبارہ اندازہ لگانے کے نقطۂ نظر سے جائزہ لیا جائے اور اگلے پانچ سال کے لئے ایک جامع اور مبسوط منصوبہ مرتب کیا جائے

نیا پنج سالہ منصوبہ تیار ہو چکا ہے اور اس وقت متعلقہ سرکاری محکمہ کے زیر غور ہے۔ اس دوران میں پلاننگ بورڈ کے اخذ کردہ نتائج کی روشنی میں ۵۵ء تا ۵۶ء کے لئے ترقیاتی پروگرام تیار کیا جارہا ہے یہ سال پنج سالہ پلان کا پہلا سال ہے۔

گورنر اور وزیر اعلیٰ کراچی میں

کراچی ۲۷ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی اور وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب کل سرکاری طیارے "سیسنا" میں لاہور سے کراچی پہنچ گئے۔

لیبیا میں نئی حکومت کی تشکیل

طرابلس لیبیا ۲۷ مارچ۔ وزیر اعظم لیبیا مسٹر مصطفےٰ ابن حلیم نے سینٹ کے انتخابات کی تکمیل پر کل شاہ ادریس کو اپنی کابینہ کا استعفا پیش کر دیا۔ شاہ نے انہیں دوبارہ وزارت بنانے کی دعوت دی ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ جلال الدین احمد صاحب اس سال بی۔ایس۔سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

(۲) خاکسار کے والد صاحب کو شدید بخار ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

قاضی نذر محمد خادم چک چٹھہ گوجرانوالہ

(۳) بندہ اپنے مقدمہ کی وجہ سے ان دنوں دعاؤں کا خاص محتاج ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

لطیف احمد مکان نمبر ۱۴۴ محلہ فیض آباد منٹگمری

بقیہ ص۳

اقلیتیں اور دستور

اقلیتی طبقات کو پورا پورا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ سیاسی طور پر بھی آزاد ہیں۔ انہیں ووٹ دینے کا وہی حق دیا گیا ہے۔ جو دوسرے شہریوں کو حاصل ہے۔ پھر وہ جس کو چاہیں اپنا نمائندہ کھڑا کر سکتے ہیں۔ اس میں انہیں کلی طور پر اختیار ہو گا

پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنی اس تقریر میں جو انہوں نے اسمبلی میں کی تھی اسباب کا اقلیتوں کو یقین دلایا ہے کہ انہیں پاکستان میں ہر طرح کی آزادی حاصل ہو گی۔ اور اس بات کا اعتراف خود اقلیتی رہنماؤں نے اپنے ان بیانات میں کیا ہے۔ جو انہوں نے دستور کے خیر مقدم کے سلسلہ میں دئے ہیں۔ مرکزی وزیر صحت مسٹر دتا نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

> آئین میں تمام فرقوں کے لئے بلا امتیاز مذہب و ذات و نسل مساوی حقوق دئے گئے ہیں عوام اسے غور سے پڑھیں اور نکتہ چینی کرنے سے پہلے اسے سمجھنے کی کوشش کریں اسلامی دستور کا مقصد مسلم دستور نہیں ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ اسلامی اصولوں پر اس کی بنیاد ہے۔ اقلیتوں کو کسی قسم کا خدشہ محسوس نہیں کرنا چاہیئے جو لوگ بدنیتی کے ساتھ اسلامی آئین کا مطلب غلط سمجھا رہے ہیں۔ حکام انہیں سختی سے تنبیہہ کریں۔

اقلیتی وزیر مسٹر دتا نے اپنی تقریر میں ان لوگوں کو مسکت جواب دیا ہے۔ جو اقلیتی فرقوں کا نام لے کر ملک میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی اس تقریر میں پاکستان کے آئین کو بھارت کے آئین سے بہتر قرار دیا ہے۔ اسی طرح دوسرے کئی اقلیتی رہنماؤں نے آئین کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہوئے اس سلسلہ میں مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے آئین میں اقلیتوں کے تحفظ کا پورا پورا یقین دلا کر اقلیتوں کے دلوں میں اپنا اعتماد پیدا کر لیا ہے

موجودہ آئین میں اقلیتوں کے بارہ میں وہی الفاظ درج ہیں۔ جو قرارداد مقاصد میں تھے اور جن میں کھلے طور پر کہا گیا تھا کہ

> اس امر کا واقعی انتظام کیا جائے کہ اقلیتیں آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عقیدہ رکھ سکیں . . . . . . اور ان پر عمل کر سکیں اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دے سکیں۔

آئین کے یہ الفاظ اتنے غیر مبہم اور واضح ہیں کہ ان کو پڑھ کر اقلیتوں کے حقوق کا غصب ہونا یا انہیں ان حقوق کا پوری طرح حاصل نہ ہونا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے جان و مال و مذہب و ثقافت عقائد و معاشرہ اور تہذیب و روایات کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی اور وہ پاکستان میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو ایک آزاد شہری محسوس کریں گے۔

(محکمہ اطلاعات حکومت پاکستان)

حادثہ حسینی والا کی تفصیلات

پچاس سے زائد پاکستانی ہلاک ہوئے

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ روزنامہ "سٹیٹسمین" کے نمائندہ خصوصی مقیم امرتسر کی ایک اطلاع کے مطابق ۱۹ مارچ کو حسینی والا کے قریب جو سرحدی حادثہ ہوا تھا۔ اس میں پاکستان کے پچاس سے زیادہ "فوجی" ہلاک ہوئے ہیں۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ اس حادثہ میں ہلاک اور زخمی ہونے والے پاکستانیوں کی کل تعداد ایک سو تھی۔

زکوٰۃ کی وصولی کیلئے گاؤں گاؤں بیت المال کھولے جائیں گے

"اب کسی کو بھوک اور افلاس کا شکار نہیں ہونے دیا جائیگا" (فضل الحق)

باریسال ۲۸ مارچ۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر اے۔ کے۔ فضل الحق نے کل یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے گاؤں گاؤں بیت المال کھولے جائیں گے۔ آپ نے اعلان کیا کہ زکوٰۃ کی لازمی وصولی کے لئے قانون وضع کیا جائے گا۔

گورنر مشرقی پاکستان نے صوبہ کی غذائی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ کاشت کاروں کو رہن مختلف دقتوں اور دشواریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ان کے ڈھائی کروڑ روپے کی مالیت کے قرضے معاف کر دیئے گئے تھے تاکہ تباہ حال کسانوں کو سکھ کا سانس نصیب ہو لیکن یہ "دال بھات" کے مسئلہ کا مستقل حل نہیں اب حکومت نے زکوٰۃ کو صوبائی امور کی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔ اب ملک بھر میں گاؤں گاؤں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بیت المال قائم کئے جائیں گے اور زکوٰۃ کی جبری وصولی کے لئے قانون بنایا جائیگا۔ اس طرح "دال بھات" کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائیگا اس صورت میں کسی شخص کو بھوک کا شکار نہیں ہونے دیا جائے گا۔

پہلی قومی اسمبلی کیلئے کورم

کراچی ۲۸ مارچ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر نے ایک فرمان کے ذریعے قومی اسمبلی کے اجلاس کیلئے ۱۲ ممبروں کا کورم مقرر کر دیا ہے آئین کے مطابق قومی اسمبلی کی ۳۰۰ نشستوں کے لئے ۱۰۰ ارکان کا کورم ہے۔ لیکن موجودہ اسمبلی کے ارکان کی تعداد کیونکہ صرف ۸۰ ہے اس لئے ۱۲ ممبروں کا کورم مقرر کیا گیا ہے۔

سکندر مرزا جمعہ کو لاہور آئیں گے

کراچی ۲۸ مارچ۔ صدر سکندر مرزا انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ کی صدارت کے لئے جمعہ کے روز کراچی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ صدر سکندر مرزا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر کی حیثیت سے پہلی مرتبہ لاہور آ رہے ہیں۔ اتوار کو آپ انجمن حمایت اسلام کے نئے یتیم خانہ "دار الشفقت" کا بھی سنگ بنیاد رکھیں گے۔

کراچی ۲۸ مارچ مسلم لیگ اور متحدہ محاذ کی مخلوط پارٹی کے سیکرٹری مسٹر یوسف ہارون نے اعلان کیا کہ آج شام کو مخلوط پارٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔

درخواست دعا

میرے والد محترم سید زمان شاہ صاحب جہلم سے معدہ اور جگر کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب وہ بغرض علاج جہلم تشریف لے گئے ہیں احباب کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ سید بشیر احمد

اردن کے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے

عمان ۲۸ مارچ اردن کے وزیر اعظم سمیع الرفاعی نے شاہ اردن سے اختلافات کی بنا پر استعفا دیا ہے۔

شاہ حسین اور وزیر اعظم میں اختلافات کی وجہ اردن اور عراق کے سربراہوں کی خفیہ ملاقات بیان کی جاتی ہے۔